

ترمیم تے اٹھائے تال

معروضی وانشائی طرز

سنگت

اردو (لازمی)

پارٹ II

حصہ نثر

- 1۔ مناقب عمر بن عبدالعزیز۔۔۔۔۔ علامہ شبلی نعمانی 9
مشکل الفاظ کے معنی / خلاصہ / اہم اقتباسات کی تشریح / مشقی سوالات / مزید معروضی سوالات
- 2۔ تفکیر پاکستان۔۔۔۔۔ میاں بشیر احمد 18
مشکل الفاظ کے معنی / خلاصہ / اہم اقتباسات کی تشریح / مشقی سوالات / مزید معروضی سوالات
- 3۔ نواب محسن الملک۔۔۔۔۔ مولوی عبدالحق 35
مشکل الفاظ کے معنی / خلاصہ / اہم اقتباسات کی تشریح / مشقی سوالات / مزید معروضی سوالات
- 4۔ محنت پسند خردمند۔۔۔۔۔ مولانا محمد حسین آزاد 44
مشکل الفاظ کے معنی / خلاصہ / اہم اقتباسات کی تشریح / مشقی سوالات / مزید معروضی سوالات
- 5۔ اکبری کی حماقتیں۔۔۔۔۔ مولوی نذیر احمد 54
مشکل الفاظ کے معنی / خلاصہ / اہم اقتباسات کی تشریح / مشقی سوالات / مزید معروضی سوالات
- 6۔ پہلی فتح۔۔۔۔۔ نسیم جازی 64
مشکل الفاظ کے معنی / خلاصہ / اہم اقتباسات کی تشریح / مشقی سوالات / مزید معروضی سوالات
- 7۔ دستک۔۔۔۔۔ میرزا ادیب 70
مشکل الفاظ کے معنی / خلاصہ / اہم اقتباسات کی تشریح / مشقی سوالات / مزید معروضی سوالات
- 8۔ ہوائی۔۔۔۔۔ بیگم اختر ریاض الدین 77
مشکل الفاظ کے معنی / خلاصہ / اہم اقتباسات کی تشریح / مشقی سوالات / مزید معروضی سوالات
- 9۔ مولانا ظفر علی خان۔۔۔۔۔ چراغ حسن حسرت 90
مشکل الفاظ کے معنی / خلاصہ / اہم اقتباسات کی تشریح / مشقی سوالات / مزید معروضی سوالات
- 10۔ قرطبہ کا قاضی۔۔۔۔۔ سید امتیاز علی تاج 99
مشکل الفاظ کے معنی / خلاصہ / اہم اقتباسات کی تشریح / مشقی سوالات / مزید معروضی سوالات
- 11۔ مواصلات کے جدید ذرائع۔۔۔۔۔ ڈاکٹر حفیظ الرحمن 108
مشکل الفاظ کے معنی / خلاصہ / اہم اقتباسات کی تشریح / مشقی سوالات / مزید معروضی سوالات

117 42 زعمولوی نذیر احمد ----- شاہد احمد دہلوی

مشکل الفاظ کے معنی / خلاصہ / اہم اقتباسات کی تشریح / مشقی سوالات / مزید ردی سوالات

13۔ ایک زمانہ جو کہیں کا بھی نہیں ہے۔۔۔۔۔ امن انشا

مشکل الفاظ کے معنی / خلاصہ / اہم اقتباسات کی تشریح / مشقی سوالات / مزید معروضی سوالات

14- ایوب عباسی----- پروفیسر رشید احمد صدیقی 135

مشکل الفاظ کے معنی / خلاصہ / اہم اقتباسات کی تشریح / مشقی سوالات / مزید معروضی سوالات

حصہ نظم

1- محمد-----مولانا ظفر علی خان 146

شاعر کا تعارف / مرکزی خیال / مشکل الفاظ کے معانی / اشعار کی تفسیر / مشقی سوالات

2۔ نعت۔۔۔۔۔ حفظ تا باب 152

شاعر کا تعارف / مرکزی خیال / مشکل الفاظ کے معانی / اشعار کی تشریح / مشقی سوالات

۱۶۰ اکبر الہ آبادی

شاعر کا تعارف / مرکزی خیال / مشکل الفاظ کے معانی / اشعار کی تشریح / مثنوی

4۔ اسلامی مساوات-----مولانا الطاف حسین حالی

شاعر کا تعارف / مرکزی خیال / مشکل الفاظ کے معانی / اشعار کی تشریح / مشقی سوالات

[illegible]

شاعر کا تعارف / مرکزی خیال / مشکل الفاظ کے معانی / اشعار کی تشریح / مشقی سوالات

6۔ آدی-----سید ضمیر جعفری 180

شاعر کا تعارف / مرکزی خیال / مشکل الفاظ کے معانی / اشعار کی تشریح / مشقی سوالات

7۔ نوجوان سے خطاب ----- اسرار الحق مجاز لکھنوی 187

شاعر کا تعارف / مرکزی خیال / مشکل الفاظ کے معانی / اشعار کی تشریح / مشکل سوالات

۱۹۳ مجید امجد

شاعر کا تعارف / مرکزی خیال / مشکل الفاظ کے معانی / اشعار کی تشریح / شعری سوالات

شاعر کا تعارف / مرکزی خیال / مشکل الفاظ کے معانی / اشعار کی تشریح / مشقی سوالات

شاعر کا تعارف / مرکزی خیال / مشکل الفاظ کے معانی / اشعار کی تشریح / مشقی سوالات

حصہ غزل

1۔ کام مردوں کے جو ہیں سو وہی کر جاتے ہیں۔۔۔۔۔ خواجہ میر درد 209

شاعر کا تعارف / مشکل الفاظ کے معانی / اشعار کی تشریح / مشقی سوالات

2۔ کیا فرق داغ و گل میں اگر گل میں بونہ ہو۔۔۔۔۔ خواجہ میر درد 215

☆ مشکل الفاظ کے معانی / اشعار کی تشریح / مشقی سوالات

3۔ دنیا میں جب تلک کہ میں اندوہ گیس رہا۔۔۔۔۔ غلام ہمدانی مصحفی 222

شاعر کا تعارف / مشکل الفاظ کے معانی / اشعار کی تشریح / مشقی سوالات

4۔ نہ گیا کوئی عدم کو دل شاداں لے کر۔۔۔۔۔ غلام ہمدانی مصحفی 228

☆ مشکل الفاظ کے معانی / اشعار کی تشریح / مشقی سوالات

5۔ بس کہ دشوار ہے ہر کام کا آساں ہونا۔۔۔۔۔ مرزا اسد اللہ خاں غالب 235

شاعر کا تعارف / مشکل الفاظ کے معانی / اشعار کی تشریح / مشقی سوالات

6۔ کسی کو دے کے دل کوئی نواں فغاں کیوں ہو۔۔۔۔۔ مرزا اسد اللہ خاں غالب 240

☆ مشکل الفاظ کے معانی / اشعار کی تشریح / مشقی سوالات

7۔ جب عشق سکھاتا ہے آداب خود آگاہی۔۔۔۔۔ علامہ اقبال 247

شاعر کا تعارف / مشکل الفاظ کے معانی / اشعار کی تشریح / مشقی سوالات

8۔ نہ تخت و تاج میں نے لشکر و سپاہ میں ہے۔۔۔۔۔ علامہ اقبال 252

☆ مشکل الفاظ کے معانی / اشعار کی تشریح / مشقی سوالات

9۔ بل میں آہی امیر ہی امیر ہے ابھی۔۔۔۔۔ ناصر کاظمی 261

شاعر کا تعارف / مشکل الفاظ کے معانی / اشعار کی تشریح / مشقی سوالات

آپ بیتی

326

☆ آپ بیتی — کچھ ہدایات

- 1- ایک پرندے کی آپ بیتی
- 2- کرسی کی آپ بیتی
- 3- دس روپے کے نوٹ کی آپ بیتی
- 4- ایک ہائیکل کی آپ بیتی
- 5- ایک پھول کی آپ بیتی
- 6- کتاب کی آپ بیتی
- 7- ایک درخت کی آپ بیتی
- 8- ایک گھوڑے کی آپ بیتی

مضامین

341

1- سیرت النبی ﷺ سرچشمہ ہدایت

345

2- میری پسندیدہ کتاب قرآن مجید

348

3- عالم اسلام کا اتحاد۔۔۔ وقت کی ضرورت

352

4- میرا پسندیدہ شاعر۔۔۔ علامہ اقبالؒ

355

5- جہیز ایک سماجی برائی

360

6- دیہی اور شہری زندگی کا موازنہ

364

7- فرقہ واریت ایک لعنت

368

8- میری زندگی کا ناقابل فراموش واقعہ

371

9- تعلیم نسواں

374

10- سائنس کے کرشمے

378

11- اردو ذریعہ تعلیم

381

12- ہمارا نظام تعلیم

385

13- مسئلہ کشمیر

389

14- دورِ جدید میں کمپیوٹر کی اہمیت

392

15- ماحولیاتی آلودگی

395

16- محنت کی عظمت

399

17- دہشت گردی ایک عالمی مسئلہ

403

18- ایک تفریحی سفر

406

19- سماجی برائیاں اور ان کا سدباب

410

20- فشیات کی لغت

414

21- اسلام میں عورت کا مقام

418

☆ معروضی (حصہ نثر)

473

☆ مطابقت کی غلطیاں

483

☆ رموز اوقاف

490

☆ امدادی افعال

498

☆ ماڈل پیپرز

حصہ نثر

1۔ مناقب عمر بن عبدالعزیزؒ — علامہ شبلی نعمانی

مشکل الفاظ کے معانی

صفحہ نمبر 1: مناقب: منقبت کی جمع، خوبیاں تعریفیں ○ محدث: علم حدیث کا ماہر ○ موصوف: جس کی تعریف کی گئی ہو ○ مجسم: مکمل، سر سے پیروں تک ○ ثانی: دوسرا ○ طرز عمل: رویہ، عمل کا انداز ○ مسند: بیٹھنے کی جگہ ○ متمکن: کسی جگہ قرار پکڑنے والا، قائم ○ حمص: شام کا قدیم شہر ○ سند: تصدیق شدہ دستاویز

صفحہ نمبر 2: ○ مقدم: زیادہ اہم، برتری رکھنے والا ○ سلاطین: سلطان کی جمع ○ ممبر: رکن ○ سلاطین تیموریہ: مغل خاندان سے تعلق رکھنے والے بادشاہ ○ سلاطین بنی امیہ: بنی امیہ سے تعلق رکھنے والے بادشاہ ○ علما: عالم کی جمع

صفحہ نمبر 3: ○ غاصب: حق مارنے والا ○ مجاز: اختیار رکھنے والا ○ ہوا چاہتا ہے: ہونے والا ہے ○ دستبردار ہونا: چھوڑ دینا، ہاتھ اٹھالینا ○ لحاظ: خیال ○ استغفر اللہ: جب کسی کام کے ہونے یا کرنے کے متعلق دریافت کیا جائے اور انکار میں جواب دینا ہو تو اکثر یہ کلمہ بولتے ہیں، میں خدا سے مغفرت اور بخشش چاہتا ہوں ○ خواب راحت: آرام کی نیند ○ لحظہ: لمحہ ○ جان پدر: باپ کی جان ○ منادی: اعلان ○ کتر کر: کاٹ کر

صفحہ نمبر 4: ○ برتاؤ: سلوک ○ دفتر اعمال: اعمال کی فہرست ○ حق گوئی: سچ بولنا ○ استیصال کرنا: جڑ سے اکھاڑ دینا ○ بدعت: دین میں کوئی اضافہ کرنا، نئی بات داخل کرنا ○ متدین: دین دار ○ راست باز: سچے، کھرے ○ سرزد ہونا: عمل میں آنا ○ بے باکی: بے خوفی ○ اقوال: قول کی جمع، باتیں ○ افعال: فعل کی جمع ○ کام ○ بہ سند: سند کے ساتھ ○ نکتہ چینی: تنقید ○ دست و بازو: ہاتھ اور بازو یعنی مددگار ○ متولی: دیکھ بھال کرنے والا ○ فریق: پارٹی ○ حسب قاعدہ: قانون کے مطابق ○ زعم: تکبر، غرور

صفحہ نمبر 5: ○ متنازعہ: تنازعہ والا، جس پر جھگڑا ہو ○ امر: کام، ○ باعث: وجہ ○ سلطنت: حکومت ○ مساوات: برابری ○ جمہوریت: عوام کی حکومت ○ ترجیح: برتری ○ امور: امر کی جمع ○ معاشرت: سماجی زندگی ○ جھلاٹا: غصے میں آنا ○ گستاخی: بے ادبی ○ استفسار کرنا: پوچھنا

صفحہ نمبر 6: ○ ترکہ: مرنے والے کا چھوڑا ہوا روپیہ اور جائیداد ○ اولاد ذکور: بیٹے ○ تجھیز و تکفین: کفن و دفن ○ مصارف: اخراجات

سبق کا خلاصہ

شبلی نعمانی نے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے متعلق واقعات محدث ابن جوزی کی کتاب "سیرت العمین" سے نقل کیے ہیں جو انہوں نے مصر کے کتب خانہ خدیویہ میں دیکھی تھی۔ عمر بن عبدالعزیزؒ مذہب کی مجسم تصویر تھے

اسی لیے انہیں 'عمر ثانی' کہا جاتا ہے۔ غیر مسلموں کے ساتھ ان کا طرز عمل اسلامی تعلیمات کے عین مطابق تھا۔ حمص کے ایک عیسائی نے شکایت کی کہ خلیفہ ولید بن عبد الملک کے بیٹے عباس نے میری زمین پر قبضہ کر لیا ہے۔ عباس کو یہ زمین خلیفہ ولید نے بطور جاگیر دی تھی۔ عیسائی بولا کہ میں خدا کی تحریر یعنی قرآن کے مطابق فیصلہ چاہتا ہوں عمر بن العزیز نے زمین عیسائی کو دلادی اور عباس سے کہا کہ خدا کی تحریر تمہارے باپ کی تحریر پر مقدم ہے۔

سلاطین بنی امیہ نے ملک کی اراضی کا بڑا حصہ اپنے خاندان کے ارکان میں بطور جاگیر تقسیم کر دیا تھا عمر بن عبد العزیز نے خلافت سنبھالتے ہی یہ جاگیریں واپس لینے کا ارادہ کیا تو خاندان والوں نے ان کی پھوپھی ام عمر کو بغیر بنا کر بھیجا۔ ام عمر نے خاندان کی برہمی اور عام بغاوت کے اندیشے کا اظہار کیا تو عمر بن عبد العزیز بولے میں قیامت کے سوا کسی اور دن سے نہیں ڈرتا۔ عمر بن عبد العزیز کے قبضے میں بھی ایسی ہی جاگیریں تھیں۔ انہوں نے مذہبی علماء سے رائے لی تو مکحول نے واضح جواب نہ دیا جب کہ میمون نے کہا کہ آپ اپنے صاحبزادے عبد الملک کو بلائیں۔ عبد الملک سے پوچھا گیا تو وہ بولے جاگیریں واپس کر دیں ورنہ آپ کا شمار بھی خالموں اور غاصبوں میں ہوگا۔ عمر بن عبد العزیز نے اپنے معتمد غلام مزاحم سے مشورہ طلب کیا تو وہ بولا آپ کے بال بچوں کا گزر اراکس طرح ہوگا۔ عمر بن عبد العزیز آبدیدہ ہو کر بولے کہ اللہ مالک ہے۔ مزاحم عبد الملک کے پاس پہنچا اور عمر بن عبد العزیز سے گفتگو کی تفصیل انہیں بتائی۔ عبد الملک نے کہا کہ تم نے بہت بڑی رائے دی اور خود عمر بن عبد العزیز سے ملنے چلے گئے جو مخوفواب تھے۔ پہرے دار بولا تم امیر المومنین پر رحم نہیں کرتے۔ تھوڑی دیر تو آرام کر لینے دو۔ عمر بن عبد العزیز نے بیٹے کی آواز سن کر اندر بلایا اور آنے کی وجہ پوچھی واقعہ سن کر بولے میں ظہر کے بعد اعلان کر دوں گا۔ عبد الملک نے کہا کہ آپ اس سے پہلے انتقال کر گئے تو کیا ہوگا۔ عمر بن عبد العزیز نے اسی وقت منادی کرائی۔ لوگ مسجد میں جمع ہو گئے تو جاگیروں کی سندیں صندوق سے نکلوائیں اور قینچی سے کتر کتر کر پھینکنے لگے آپ کو ابن سلیمان سے بہت محبت تھی وہ بولے آپ میری زمین کیوں چھیختے ہیں۔ آپ نے پوچھا یہ زمین پہلے کس کی تھی۔ ابن سلیمان نے بتایا کہ پہلے حجاج کے قبضے میں تھی لیکن اصل میں عام مسلمانوں کی زمین ہے۔ عمر بن عبد العزیز بولے کہ پھر یہ عام مسلمانوں ہی کو ملنی چاہیے۔ ابن سلیمان رونے لگے۔ مزاحم نے کہا آپ ان سے یہ سلوک کرتے ہیں۔ عمر بن عبد العزیز بولے میں انہیں اپنے بیٹے کے برابر چاہتا ہوں لیکن میں خود اپنے نفس کے ساتھ یہی برتاؤ کرتا ہوں۔

سلاطین بنی امیہ نے آزادی اظہار پر پابندیاں لگا دی تھیں۔ عبد الملک نے حکم دیا تھا کہ مجھ پر تنقید کرنے والا شخص سزا کا مستحق ہوگا لیکن عمر بن عبد العزیز نے اس بدعت کو ختم کر دیا اور دودیندار اور سچے افراد کو مقرر کیا کہ مجھ سے غلطی ہو تو مجھے ٹوک دیں۔ اس طرز عمل سے عوام میں جرأت پیدا ہوئی اور وہ بھی خلیفہ کے قول و فعل پر رائے زنی کرنے لگے۔

ایک گرجا کے متولیوں کے مقابلہ میں دعویٰ کی پیشی کے موقع پر مسلمہ بن عبد الملک نے عدالت کے

قواعد نظر انداز کرتے ہوئے بیٹھ کر گفتگو کرنا چاہی اسے خاندان بنی امیہ سے قریبی تعلقات کا زعم تھا لیکن عمر بن عبدالعزیز نے کہا تمہارا فریق مقدمہ کھڑا ہے۔ تم کھڑے ہو جاؤ یا اپنی پیروی کے لیے کسی کو مقرر کرو، مقدمے کا فیصلہ بھی مسلمہ کے خلاف ہوا تھا۔ عمر بن عبدالعزیز عیسائیوں اور یہودیوں کے ہاں مہمان ہوتے تو کھانے کی قیمت ادا کیا کرتے۔ اپنے مقبرے کے لیے زمین خریدنا چاہی تو عیسائی نے اصرار کیا کہ مفت لے لیں لیکن آپ نے تیس دینار قیمت ادا کی۔ ان کی حکومت کا بنیادی اصول مساوات و جمہوریت تھا یعنی سب برابر ہیں اور بادشاہ کو کسی عام فرد پر ترجیح حاصل نہیں۔ وہ عام مسلمانوں کے لشکر خانے میں ایک درہم روزانہ بھیجتے اور وہاں جا کر عوام کے ساتھ کھانا کھاتے تھے۔ ایک رات مسجد گئے تو صحن میں لیٹے شخص کو ان کی ٹھوکر لگ گئی۔ وہ غصے میں بولا کیا تو پاگل ہے، انہوں نے جواب دیا نہیں۔ پولیس نے اس شخص کو سزا دینا چاہی تو یہ کہہ کر روک دیا کہ اس نے کوئی گناہ نہیں کیا۔

عمر بن عبدالعزیز کا آخری وقت آیا تو مسلمہ بن عبدالملک نے وصیت کے متعلق پوچھا۔ بولے میرے پاس کیا ہے جو وصیت کروں۔ مسلمہ نے ایک لاکھ دینار بھیجنے کی پیشکش کی تو آپ نے فرمایا بہتر ہے یہ رقم اس کے اصل مالکوں کو واپس کر دو۔ آپ کے پیش رو سلاطین بنی امیہ اتنے مال دار تھے کہ ہشام بن عبدالملک کی وفات پر بیٹوں کو وراثت میں ایک کروڑ دس لاکھ دینار ملے تھے۔ عمر بن عبدالعزیز نے کل سترہ دینار چھوڑے۔ کفن دفن کے بعد دس دینار بچے جو ورثہ میں تقسیم کر دیے گئے۔ آپ نے اسلامی اصول کے بالکل مطابق خلافت کا نمونہ پیش کیا۔

مشقی سوالات

1۔ مندرجہ ذیل جملوں کی وضاحت کیجیے (جواب تین سطروں سے زیادہ نہ ہو)

الف: ”مذہبی حیثیت سے ان کو ”عمر ثانی“ کا لقب دیا گیا ہے“

وضاحت: عمر بن عبدالعزیز کے انداز حکومت نے خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق کی یاد تازہ کر دی تھی۔ عمر بن عبدالعزیز مساوات و جمہوریت اور عدل و انصاف کے علمبردار تھے۔ وہ غیر مسلموں سے اسلامی تعلیمات کے مطابق حسن سلوک کرتے تھے اور خلیفہ سمیت حکام کے احتساب کو ضروری سمجھتے تھے۔ اسی لیے انھیں ”عمر ثانی“ کا لقب دیا گیا۔

ب: ”اُن کا ایک اور کارنامہ جو نہایت قابلِ قدر ہے۔ سلاطین بنی امیہ کی ناجائز کارروائیوں کا مٹانا تھا۔“

وضاحت: سلاطین بنی امیہ نے اپنے خاندان کے ارکان میں جاگیریں تقسیم کی تھیں۔ آزادی اظہار پر پابندیاں لگائی تھیں۔ خلیفہ کو ناقابلِ احتساب تصور کر لیا گیا تھا۔ عمر بن عبدالعزیز نے جاگیریں واپس لیں اور خود اپنے احتساب کے لیے دو افراد کو مقرر کیا۔ ان کے اس رویے سے آزادی اظہار کا ماحول پیدا ہوا۔

ج: عمر بن عبدالعزیز نے کہا ”خدا کا فرمان (قرآن) سب پر مقدم ہے۔“

وضاحت: باغِ فدک کے معاملے میں عمر بن عبدالعزیز نے باغ، خاندان رسالت میں منتقل کر دیا جس پر خاندان بنو امیہ میں سخت برہمی ہوئی۔ سب نے عمر ثانی کے بیٹے عبدالملک کو ان کے پاس بھیجا کہ اس فیصلہ پر

نظر ثانی کریں اور قدما کے فیصلے کو بحال رکھیں۔ انھوں نے کہا کہ خدا کا فرمان (قرآن) سب پر مقدم ہے۔ اس لیے فیصلہ قرآن کے مطابق ہی ہوگا۔

د: ”لوگ نہایت بے باکی سے ان کے اقوال و افعال پر نکتہ چینی کرتے تھے“

وضاحت: عبدالملک بن مروان نے اقتدار سنبھالتے ہی حکم جاری کیا تھا کہ خلیفہ پر تنقید کرنے والے کو سخت سزا ملے گی۔ عمر بن عبدالعزیز نے اس کے برعکس رویہ اپنایا اور خلیفہ کے احتساب کے لیے دو افراد مقرر کر دیے جس سے لوگوں میں جرأت اظہار پیدا ہوئی اور وہ ان کے اقوال و افعال پر بلا جھجک تنقید کرنے لگے۔

5: ”عمر بن عبدالعزیز کی حکومت و سلطنت کا اصل اصول مساوات و جمہوریت تھا“

وضاحت: عمر بن عبدالعزیز نے خلفائے راشدین کی پیروی کرتے ہوئے یہ اسلامی تصور اجاگر کیا کہ خلیفہ یا اس کے خاندان کو کوئی امتیازی حیثیت حاصل ہے نہ یہ لوگ مراعات کے مستحق ہیں۔ عدالتی معاملات میں آپ نے غیر مسلموں کو مکمل انصاف فراہم کرنے کی مثالیں قائم کیں اور آزادی اظہار کو فروغ دیا۔

2: درج ذیل محاورات کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

○ خدا لگتی کہنا: چاہے کچھ بھی ہو جائے میں تو خدا لگتی کہوں گا۔

○ دست بردار ہونا: شاہد الیکشن میں جھیل کے حق میں دست بردار ہو گیا۔

○ روک ٹوک کرنا: مطلق العنان حکمرانوں کو یہ بات گوارا نہیں ہوتی کہ کوئی ان کی روک ٹوک کرے۔

○ زبان بند ہونا: قرآن کا فیصلہ موجود ہو تو کسی بھی معاملے میں معترض مسلمان کی زبان بند ہو جاتی ہے۔

○ نکتہ چینی کرنا: ہر وقت اور ہر معاملے پر نکتہ چینی کرنا، بھلا کہاں کی دانائی ہے۔

○ دست و بازو ہونا: ہم تو آپ کے دست و بازو رہے، آپ ہم پر بھی اتھاہ نہیں کر رہے۔

3: سبق کے حوالے سے درست لفظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کیجیے۔

الف۔ عمر بن عبدالعزیز مذہب کی مجسم تصویر تھے۔ (عملی تصویر، مجسم تصویر، مکمل تصویر)

ب۔ دہلیت متدین اور راست باز شخص اس کام پر مقرر کیے (متدین اور راست باز نیک اور پارسا پڑھے لکھے)

ج۔ امیر المؤمنین! میں خدا کی تحریر قرآن مجید کے مطابق فیصلہ چاہتا ہوں۔ (انجیل، توریت، قرآن مجید)

د۔ عمر بن عبدالعزیز نے جب وفات پائی تو کل سترہ دینار چھوڑے۔ (سترہ ستر، ستر ہزار)

ہ۔ عمر بن عبدالعزیز نے کہا ”میں قیامت کے سوا اور کسی دن سے نہیں ڈرتا۔“ (دن، شخص بات)

4۔ سیاق و سباق کے حوالے سے اہم اقتباسات کی تشریح کیجیے۔

الف: ”ان کا ایک اور کارنامہ جو نہایت قابل قدر ہے“ سلاطین بنی امیہ کی ناجائز کارروائیوں کا منانا تھا۔

سلاطین بنی امیہ نے ملک کا بڑا حصہ جو زمینداری کی حیثیت سے رعایا کے قبضے میں تھا اپنے خاندان کے ممبروں کو

جاگیر میں دے دیا تھا جس طرح سلاطین تیموریہ کے زمانے میں بڑے بڑے صوبے شہزادوں کی جاگیر میں دے

دیے جاتے تھے۔ عمر بن عبدالعزیز تخت خلافت پر بیٹھے تو سب سے پہلے ان کو اس کا خیال ہوا لیکن ایسا کرنا تمام خاندان خلافت کو دشمن بنالینا تھا۔ تاہم انہوں نے اس کی کچھ پروا نہ کی۔ (سرمایہ اردو 12، صفحہ نمبر 2)

حوالہ متن: سبق کا عنوان : مناقب عمر عبدالعزیز

مصنف کا نام : علامہ شبلی نعمانی

سیاق و سباق: اس سبق میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کے طرز حکومت اور ان کی سیرت کے روشن پہلوؤں کو نمایاں کیا گیا ہے۔ عمر بن عبدالعزیز نے اپنے دور خلافت میں مساوات اور جمہوریت کے اسلامی اصول کو اقلیت دی۔ غیر مسلموں سے ان کا سلوک اسلامی تعلیمات کے عین مطابق رہا۔ انھوں نے خاندان بنی امیہ کے ارکان سے وہ جاگیریں واپس لے لیں جو سلاطین بنی امیہ نے انھیں عطا کی تھیں۔ انھوں نے خلیفہ پر تنقید کے قابل سزا جرم ہونے کی بدعت ختم کی اور خود اپنے اقتساب کے لیے دو دین دار افراد کو مقرر کیا۔ وہ بالکل عام مسلمانوں کی ہی زندگی گزارتے تھے۔ وفات کے وقت ان کے پاس کل سترہ دینار تھے جن میں سے کفن دفن کے بعد بچنے والے دس دینار ورثہ میں تقسیم کیے گئے تھے۔

تشریح: حضرت عمر بن عبدالعزیز کا طرز حکومت اسلامی اصولوں کے بالکل مطابق تھا۔ اسی لیے اسلامی تاریخ میں خلفائے راشدین کے بعد انھیں دیگر تمام حکمرانوں سے زیادہ عزت و احترام حاصل ہے۔ ان کے دیگر کارناموں کے علاوہ ایک بہت نمایاں کارنامہ بنی امیہ کے حکمران کی غلط بخششوں کا تدارک کرنا تھا۔ بنی امیہ کے سلاطین نے ملکی اراضی کا ایک بڑا حصہ عام مسلمانوں سے چھین کر اپنے خاندان کے لوگوں میں بطور جاگیر تقسیم کر دیا تھا۔ ظاہر ہے کہ یہ طرز عمل سراسر غیر اسلامی تھا۔ اسلامی نقطہ نظر تو یہ ہے کہ صاحب اقتدار کو قومی دولت اور وسائل کو قوم کی امانت سمجھنا چاہیے اور قومی فلاح و بہبود پر خرچ کرنا چاہیے لیکن سلاطین بنی امیہ نے قومی دولت کو اپنی ذاتی جاگیر سمجھ لیا تھا۔ ان کا رویہ بالکل وہی تھا جو صدیوں بعد ہندوستان کے مغل بادشاہوں نے اپنایا۔ مغل بادشاہوں نے بھی بڑے بڑے صوبے شہزادوں کو بطور جاگیر دے دیئے تھے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے خلافت سنبھالتے ہی سب سے پہلے بنی امیہ کے لوگوں سے یہ جاگیریں واپس لیں۔ خود عمر بن عبدالعزیز کا تعلق بھی خاندان بنی امیہ سے تھا۔ جاگیریں واپس لینے کا مطلب اپنے ہی خاندان کو اپنا دشمن بنالینا تھا لیکن عمر بن عبدالعزیز نے اس بات کی بالکل پروا نہ کی اور عوام کی سلطنت عوام تک واپس پہنچا کر ہی رہے۔

ب: ”بنو امیہ کے دفتر اعمال میں سب سے زیادہ قوم کو برا د کرنے والا یہ واقعہ ہے کہ انہوں نے آزادی اور حق گوئی کا استیصال کر دیا تھا۔ عبدالملک نے تخت پر بیٹھ کر حکم دیا تھا کہ کوئی شخص میری کسی بات پر روک ٹوک نہ کرنے پائے اور جو شخص ایسا کرے گا سزا پائے گا۔ اگرچہ اس پر بھی آزادی پسند عرب کی زبانیں بند نہ ہوئیں تاہم بہت کچھ فرق آ گیا تھا۔ عمر بن عبدالعزیز نے اس بدعت کو بالکل مٹا دیا۔ دو نہایت مخدین اور راست باز شخص اس کام پر مقرر کیے کہ عدالت کے وقت ان کے پاس موجود رہیں اور ان سے جو غلطی سرزد ہو فوراً ٹوک دیں۔ ان

کے اس طرز عمل سے لوگوں کو عام طور پر جرأت ہو گئی تھی اور لوگ نہایت بے باکی سے ان کے اقوال و افعال پر نکتہ چینی کرتے تھے۔" (سرمایہ اُردو 12 صفحہ 4)

حوالہ متن: سبق کا عنوان : مناقب عمر عبدالعزیز

مصنف کا نام : علامہ شبلی نعمانی

سیاق و سباق: شبلی نعمانی نے محدث ابن جوزی کی کتاب "سیرت العمرین" کے حوالے سے حضرت عمر بن عبدالعزیز کی سیرت و کردار اور طرز حکومت کی وضاحت کرنے والے اہم واقعات نقل کیے ہیں۔ عمر بن عبدالعزیز کا دور خلافت اسلامی طرز حکومت کا نمونہ تھا۔ وہ جمہوریت و مساوات کے علمبردار تھے۔ اسی لیے ان کے دور اقتدار میں غیر مسلموں کو مساوی شہری حقوق حاصل تھے۔ عمر بن عبدالعزیز نے اپنے خاندان کے ارکان سے وہ زمینیں واپس لے لیں تھیں جو ان کے پیشرو مسلمانین نے بطور جاگیر عطا کی تھیں۔ انھوں نے خلیفہ وقت کے قابل احتساب ہونے کے اسلامی تصور کا احیا کیا تھا۔ ایک عظیم فرماں روا ہونے کے باوجود عمر بن عبدالعزیز نے اپنے ترکے میں صرف سترہ دینار چھوڑے تھے جن میں سے سات دینار ان کی تجہیز و تکفین پر خرچ ہو گئے تھے۔ تشریح: سلاطین بنو امیہ کے فیصلوں اور کارروائیوں کی فہرست میں یہ بھی شامل ہے کہ انھوں نے آزادی اظہار پر پابندیاں عائد کر دی تھیں۔ عرب فطری اور روایتی طور پر بے باک اور جرأت اظہار رکھنے والے لوگ تھے لیکن بادشاہوں اور حکام کی سخت گیری ان کی بہادری کو بزدلی میں بدلنے کے درپے تھی۔ عبدالملک نے تخت پر بیٹھتے ہی یہ ناروا حکم جاری کیا تھا کہ کوئی فرد میری کسی بات، کسی کام پر تنقید کی جرأت نہ کرے، جو ایسا کرے گا اسے سزا دی جائے گی۔ یہ حکم سراسر غیر اسلامی تھا۔ اسلامی طرز حکومت میں خلیفہ سمیت کوئی حکومتی عہدیدار قانون سے بالاتر نہیں اور قوم کے ہر فرد کو اس کے اعمال و افعال پر نکتہ چینی اور جواب طلبی کا پورا حق ہے۔ خلفائے راشدین کے دور میں ہمیں اس خود کار احتسابی سسٹم کی کار فرمائی کے کئی نمونے ملتے ہیں۔ خلیفہ دوم حضرت عمر فاروقؓ جیسے جلیل القدر فرماں روا سے ایک عام آدمی یہ سوال کرتا ہے کہ آپ نے مالِ غنیمت سے ملنے والی چادر میں سے اپنا کرتا کیسے تیار کر لیا۔ آپ کا قد لمبا ہے، کہیں آپ نے ایک کے بجائے دو چادریں تو نہیں لیں۔ سلاطین بنو امیہ نے اسلامی نظام سلطنت کے اس روشن پہلو کو فراموش کر دیا تھا۔ حکومت پر تنقید کا سلسلہ بالکل ختم تو نہ ہوا تھا۔ تاہم پہلے کی طرح اظہار رائے کی مکمل آزادی بھی نہ تھی۔ عمر بن عبدالعزیزؓ نے خلافت سنبھالی تو اس برائی کا خاتمہ کر دیا۔ اپنا احتساب یقینی بنانے کے لیے انھوں نے دو انتہائی سچے، کھرے اور دین دار لوگوں کو متعین کیا کہ وہ عدالت کے وقت ان کے پاس موجود رہیں اور ان سے کوئی غلطی سرزد ہو تو فوراً نوک دیں۔ عام لوگوں نے جب خلیفہ کا یہ طرز عمل دیکھا تو ان میں جرأت اظہار پیدا ہوئی۔ عمر بن عبدالعزیزؓ کے دور میں لوگ کسی خوف کے بغیر ان کے فیصلوں اور احکامات پر تنقید کیا کرتے تھے اور یہ تنقید اسلامی جمہوریت کے اصول آزادی اظہار کے عین مطابق تھی۔ اس طرز عمل سے حکومتی عہدیداروں اور عمال تک یہ پیغام پہنچتا تھا کہ عوام ان کی کارکردگی کا

جائزہ لے رہے ہیں اور ان کی بد عملی یا بد عنوانی پر قوم کسی صورت میں خاموش نہیں رہے گی۔

ج: ”عمر بن عبدالعزیز کی حکومت و سلطنت کا اصل اصول مساوات اور جمہوریت تھا۔ یعنی یہ کہ تمام لوگ یکساں حقوق رکھتے ہیں اور بادشاہ کو کسی پر کسی قسم کی ترجیح حاصل نہیں۔ صرف ملکی امور میں نہیں بلکہ معاشرت اور ذاتی زندگی میں بھی وہ اس کا لحاظ رکھتے تھے۔ ان کے کھانے کا یہ طریقہ تھا کہ عام مسلمانوں کے لیے جو لنگر خانہ تھا اس میں ایک درہم روز بھیج دیا کرتے تھے اور وہیں جا کر عام مسلمانوں کے ساتھ کھا لیتے تھے۔“ (سرمایہ اُردو 12 صفحہ 5)

حوالہ متن: سبق کا عنوان : مناقب عمر عبدالعزیز

مصنف کا نام : علامہ شبلی نعمانی

سیاق و سباق: اس سبق میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کے طرز حکومت، غیر مسلموں سے حسن سلوک، تقویٰ اور خدا خونی کا تذکرہ بہت موثر اور دلنشیں انداز میں کیا گیا ہے۔ عمر بن عبدالعزیز امیر المومنین ہونے کے باوجود عام مسلمانوں جیسی معاشرت رکھتے تھے۔ انھوں نے اپنے اہل خانہ سے وہ جاگیریں واپس لے لی تھیں جو سلاطین بنو امیہ نے ناجائز طور پر ان میں تقسیم کی تھیں۔ عمر بن عبدالعزیز غیر مسلموں کے حقوق کا پورا خیال رکھتے تھے۔ انھوں نے مساوات اور جمہوریت کے اسلامی اصول ہمیشہ پیش نظر رکھے۔ انھوں نے دو نہایت دیندار افراد کے ذمے یہ کام لگا دیا تھا کہ عدالت میں ان سے کوئی غلطی ہو تو فوراً ٹوک دیں۔ خلیفہ وقت ہونے کے باوجود عمر بن عبدالعزیز نے اپنے تر کے میں صرف سترہ دینار چھوڑے تھے۔ تجہیز و تکفین کے بعد بچنے والے دس دینار ان کے ورثا میں تقسیم کیے گئے تھے۔

تشریح: حضرت عمر بن عبدالعزیز کے دور خلافت اور انداز حکومت کا جائزہ لینے سے واضح ہو جاتا ہے کہ آپ نے سلاطین بنو امیہ کی سابقہ روایات کو یکسر نظر انداز کرتے ہوئے جمہوریت و مساوات کے زیریں اسلامی اصول کو اپنا رہنما بنایا تھا اور خلفائے راشدین کے دور کی یاد تازہ کر دی تھی۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق ہر فرد کچھ بنیادی انسانی حقوق رکھتا ہے جن کا احترام حکومت وقت اور معاشرے پر فرض ہے۔ عمر بن عبدالعزیز نے ان بنیادی انسانی حقوق کی نگہداشت کا فریضہ بطریق احسن انجام دیا۔ اسلام ہمیں بتاتا ہے کہ حکمران کو عام فرد پر کسی قسم کی ترجیح حاصل نہیں اس کی ذاتی اور معاشرتی زندگی بالکل عام مسلمان کی سی ہونی چاہیے۔ عمر بن عبدالعزیز نے اس اسلامی اصول کا بھی پورا خیال رکھا۔ انھوں نے خاندان بنو امیہ کے افراد کو ان جاگیروں اور ناجائز مراعات سے محروم کر دیا جو ان کے پیشرو حکمرانوں نے اقربا پروری کی مثال قائم کرتے ہوئے اپنے اہل خانہ ان کے لیے مخصوص کر دی تھیں۔ خلیفہ وقت ہونے کے باوجود عمر بن عبدالعزیز عام مسلمانوں کے لنگر خانہ میں ایک درہم روزانہ بھیج دیتے تھے اور وہیں جا کر کھانا کھا لیتے تھے۔ ان کی یہ شعوری کوشش تھی کہ عام مسلمانوں کو یہ احساس ہو کہ خلیفہ بھی انہی کی طرح عام انسان ہے اور اسے کوئی خصوصی حقوق یا مراعات حاصل نہیں۔ دراصل یہ احساس ہی اسلامی جمہوریت کی بنیاد ہے۔ عام فرد میں یہ احساس موجود ہو تو پھر وہ اپنے حکمران کے ہر عمل اور ہر

فیصلے پر جواب طلبی کر سکتا ہے اور اسے حکومت وقت کا احتساب کرتے ہوئے کوئی خوف نہیں آتا۔

مزید معروضی سوالات

س: عباس کے خلاف دعویٰ کرنے والے عیسائی نے عمر بن عبدالعزیز سے کیا کہا؟

ج: عیسائی نے کہا کہ خلیفہ ولید بن عبدالملک کے بیٹے عباس نے میری زمین پر زبردستی قبضہ کر لیا ہے اور میں خدا کی تحریر (قرآن مجید) کے مطابق فیصلہ چاہتا ہوں۔

س: عمر بن عبدالعزیز نے عباس سے کیا کہا؟

ج: عمر بن عبدالعزیز نے عباس سے کہا۔ عباس! خدا کی تحریر تیرے باپ (ولید بن عبدالملک) کی تحریر پر مقدم ہے اور عیسائی کے حق میں فیصلہ سنا دیا۔

س: ام عمر نے عمر بن عبدالعزیز سے کس خدشے کا اظہار کیا؟

ج: ام عمر نے کہا کہ جاگیریں واپس لینے کے فیصلے پر تمام خاندان براہم ہے مجھ کو ڈر ہے کہ عام بغاوت نہ ہو جائے اور لوگ ہنگامہ نہ کر دیں۔

س: عمر بن عبدالعزیز نے ام عمر کو کیا جواب دیا؟

ج: عمر بن عبدالعزیز نے ام عمر کو جواب دیا کہ میں قیامت کے سوا اور کسی دن سے نہیں ڈرتا۔ وہ مایوس ہو کر چلی گئیں۔

س: عمر بن عبدالعزیز کے صاحبزادے نے کیا رائے دی؟

ج: ان کے صاحبزادے عبدالملک نے کہا کہ آپ کو سب زمینیں واپس کر دینی چاہئیں ورنہ آپ کا شمار بھی ظالموں اور غاصبوں میں ہوگا۔

س: عمر بن عبدالعزیز کے غلام نے کیا رائے دی؟

ج: ان کے غلام مزاحم نے کہا امیر المومنین! آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ آپ کے بال بچے کتنے ہیں یعنی ان کا گزر کیونکر ہوگا۔

س: عمر بن عبدالعزیز نے مسجد میں کیا اعلان کیا؟

ج: عمر بن عبدالعزیز نے کہا کہ صاحبو! میں ان تمام زمینوں کو جو لوگوں نے ہمارے خاندان کو دی تھیں، واپس کرتا ہوں کیونکہ دینے والوں کو دینے کا اور ہمیں لینے کا کوئی حق نہیں تھا۔ انہوں نے جاگیروں کی سندیں قینچی سے کتر کر پھینک دیں۔

س: عمر بن عبدالعزیز نے مسلم بن عبدالملک سے کیا کہا؟

ج: انہوں نے کہا کہ تمہارا فریق مقدمہ کھڑا ہے۔ اس لیے تم بیٹھ نہیں سکتے۔ اس کے برابر کھڑے ہو جاؤ یا کسی اور کو مقرر کرو جو تمہاری طرف سے مقدمے کی پیروی کرے۔

س: عمر بن عبدالعزیز کی سلطنت کا اصل اصول کیا تھا؟

ج: عمر بن عبدالعزیز کی سلطنت کا اصل اصول یہ تھا کہ تمام لوگ یکساں حقوق رکھتے ہیں۔ ملک میں مساوات اور جمہوریت ہونی چاہیے۔ بادشاہ کو کسی قسم کی ترجیح حاصل نہیں۔

س: مسجد میں کیا واقعہ پیش آیا؟

ج: مسجد میں تاریکی کی وجہ سے عمر بن عبدالعزیز کا پاؤں صحن میں لیے شخص سے ٹکرایا اس نے کہا کیا تو پاگل ہے۔ عمر بن عبدالعزیز نے جواب دیا نہیں۔ پولیس نے اسے سزا دینا چاہی تو روک دیا۔

س: عمر بن عبدالعزیز نے کتنے دینار چھوڑے؟

ج: انہوں نے وفات پائی تو کل سترہ دینار چھوڑے۔ تجہیز و تکفین کے مصارف ادا کرنے کے بعد دس دینار بچے جو درثا میں تقسیم کر دیئے گئے۔

